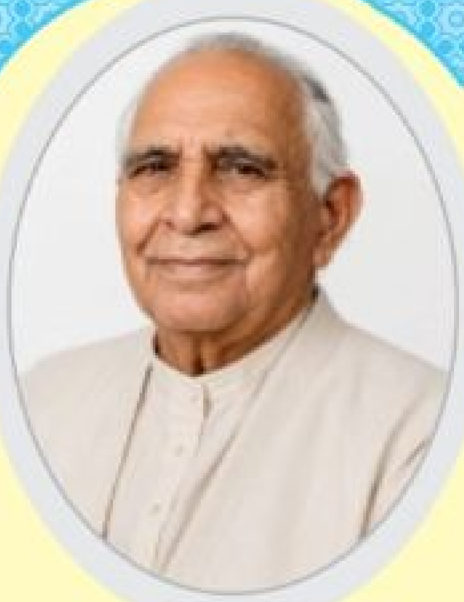

سیّد ضمیر جعفری
(۱۹۱۶ء۔۱۹۹۹ء)

اصل نام سیّد ضمیر حسین شاہ تھا اور ادبی دنیا میں ضمیر جعفری کے نام سے معروف ہوئے۔ وہ ضلع جہلم کے گاؤں چک عبدالخالق میں ایک معزز سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی علاقے جہلم میں حاصل کی اور اسلامیہ کالج لاہور سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ زمانۂ طالب علمی ہی سے ان کی ادبی صلاحیتیں نمایاں ہو چکی تھیں اور وہ بزمِ ادب کی سرگرمیوں میں بھرپور حصّہ لیتے تھے۔

سیّد ضمیر جعفری نے لاہور سے روزنامہ ''احسان'' کے ذریعے صحافتی و ادبی زندگی کا آغاز کیا۔ وہ چراغ حسن حسرتؔ کے رسالے ''شیرازہ'' کے مدیر بھی رہے۔ بعدازاں فوج کے تعلقاتِ عامہ کے شعبے سے منسلک ہوئے۔ وہ اکادمی ادبیات پاکستان سے بھی وابستہ رہے۔

سیّد ضمیر جعفری کا شمار اردو کے ممتاز مزاح نگار شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ لفظوں کے ایسے پیکر تراشتے ہیں کہ متعلقہ موضوع اپنی پوری معنویت کے ساتھ سامنے آ جاتا ہے۔ ان کی شاعری میں شگفتگی، برجستگی اور ظرافت کے ساتھ گہرا سماجی شعور بھی موجود ہے۔ وہ اپنے عہد کی سیاسی، معاشرتی اور اخلاقی کمزوریوں کو نہایت دل نشیں انداز میں بے نقاب کرتے ہیں۔ ان کے اسلوب کی نمایاں خصوصیت تہ داری ہے؛ بظاہر ہلکے پھلکے اشعار میں گہرا فکری پیغام پوشیدہ ہوتا ہے۔ وہ اپنے عہد کے ارتعاشات کو مزاح کے پیرائے میں بیان کر کے قاری کو ہنسنے کے ساتھ ساتھ سوچنے پر بھی مجبور کر دیتے ہیں۔

سیّد ضمیر جعفری کی شان دار ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے انھیں تمغائے قائداعظمؒ اور صدارتی تمغا برائے حسنِ کارکردگی سے نوازا گیا۔

سیّد ضمیر جعفری کے اہم شعری مجموعوں میں ''اُڑتے خاکے''، ''نظر غبارے''، ''مافی الضمیر''، ''ولایتی زعفران''، ''ضمیریات''، ''کھلیان''، ''ضمیر زاویے'' وغیرہ شامل ہیں، جو بعدازاں ''نشاطِ تماشا'' کے نام سے کلیات کی صورت میں بھی چھپ چکے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سبق: ۱۷

مَیں روزے سے ہُوں

تدریسی مقاصد:

- ☆ ضمیر جعفری کے اُسلوبِ نگارش سے تعارف حاصل کرنا
- ☆ نظم میں استعمال ہونے والے طنزیہ اور مزاحیہ اسلوب کی شناخت کرنا
- ☆ روزے کی حالت میں انسانی نفسیات اور رویوں کی عکاسی کا ادراک حاصل کرنا
- ☆ روزے کے اصل مقصد (صبر، برداشت، حُسنِ اخلاق) کو اجاگر کرنا

www.ilmkidunya.com

مُجھ سے مت کر یار کچھ گفتار، مَیں روزے سے ہوں
ہو نہ جائے تجھ سے بھی تکرار ، مَیں روزے سے ہوں
ہر کسی سے کرب کا اظہار ، میں روزے سے ہوں
دو کسی اخبار کو یہ تار ، میں روزے سے ہوں
میرا روزہ اک بڑا احسان ہے لوگوں کے سر
مجھ کو ڈالو موتیے کے ہار ، میں روزے سے ہوں
مَیں نے ہر فائل کی ڈُمچی پر یہ مصرع لکھ دیا
کام ہو سکتا نہیں سرکار ، میں روزے سے ہوں
اے مری بیوی مرے رستے سے کچھ کترا کے چل
اے مرے بچو! ذرا ہشیار ، میں روزے سے ہوں
شام کو بہرِ زیارت آ تو سکتا ہوں مگر
نوٹ کر لیں دوست رشتہ دار ، میں روزے سے ہوں
تُو یہ کہتا ہے لحن تَر ہو کوئی تازہ غزل
مَیں یہ کہتا ہوں کہ برخوردار! میں روزے سے ہوں

(مافی الضمیر)

مشق

۱۔ نظم کے متن کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف) شاعر اپنے یار سے گفتار کیوں نہیں کرنا چاہتا؟

(ب) شاعر اخبار کو کیا تار دینے کا آرزومند ہے؟

(ج) شاعر روزہ رکھ کر کس پر احسان جتا رہا ہے؟

(د) شاعر نے ہر فائل کی ڈبچی پر کیا مصرع لکھ دیا ہے؟

(ہ) شاعر کا روزہ رکھ کر بیوی بچوں کے ساتھ کیسا معاملہ ہے؟

۲۔ نظم کے متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں:

(الف) سیّد ضمیر جعفری کی شاعری ہے:

(i) سنجیدہ (ii) عوامی (iii) مزاحیہ (iv) فلسفیانہ

(ب) نظم ''میں روزے سے ہوں'' کی ہیئت ہے:

(i) مسدّس (ii) مخمس (iii) قطع بند (iv) مثنوی

(ج) شاعر یار سے بات کرتے ہوئے کس بات سے ڈرتا ہے:

(i) تکرار سے (ii) بحث سے (iii) لڑائی سے (iv) ناراضی سے

(د) شاعر اپنے روزے کے بارے میں تار دینا چاہتا ہے:

(i) سسرال کو (ii) دوستوں کو (iii) اخبار کو (iv) یار کو

(ہ) شاعر چاہتا ہے اُسے ہار ڈالے جائیں:

(i) گلاب کے (ii) موتیے کے (iii) چنبیلی کے (iv) نوٹوں کے

(و) شاعر نے ہر فائل کی ڈبچی پر لکھ دیا ہے:

(i) شعر (ii) مصرع (iii) فیصلہ (iv) نوٹ

www.ilmkidunya.com

۳۔ درج ذیل الفاظ کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے:

گفتار، تکرار، کرب، اخبار، تار، اظہار، ہار، فائل، ڈبچی، سرکار، زیارت

۴۔ نظم ''میں روزے سے ہوں'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

۵۔ شاعر نے اس نظم میں طنز و مزاح کے جو پہلو اختیار کیے ہیں اُن کی وضاحت کریں۔

۶۔ اپنے دوست کے نام خط لکھ کر اسے ''روزے کے آداب'' سے روشناس کرائیں۔

۷۔ زیرِ مطالعہ نظم کے قوافی اور ردیف کی نشان دہی کریں۔

۸۔ نظم ''مَیں روزے سے ہوں'' کو تحت اللفظ انداز میں پڑھیں اور صحتِ تلفظ کا خاص خیال رکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ سیّد ضمیر جعفری کی مزاحیہ نظم ''پرانی موٹر'' انٹرنیٹ سے تلاش کریں اور دوستوں کو پڑھ کر سنائیں۔

☆ موزوں طبع طلبہ مزاحیہ نظم لکھنے کی مشق کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ طلبہ سے سبق سے متعلق مختلف سوالات کریں اور طلبہ سے اُن کی ذاتی آرا پوچھیں۔

☆ مناسب زیر و بم اور مزاحیہ انداز میں نظم پڑھ کر سنائیں۔

☆ روزمرہ زندگی سے مثالیں دے کر نظم کا مفہوم واضح کریں۔

☆ کسی اور مزاحیہ شاعر کے اُسلوب سے موازنہ کروائیں۔

www.ilmkidunya.com